

## کتابِ دانیال - نمبر اکسٹھ

پیشگوئیوں کی بُنتر سے پردہ اٹھانا: دانیال کی رویاؤں، عہد، اور آخری ایام میں مہر بندی کے وقت کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-01-25

جبرائیل باب نو میں دانی ایل کے پاس آئے تاکہ اسے اُن دو رویا کی فہم و دانائی عطا کریں جو باب آٹھ میں دکھائی گئی تھیں۔

اور اُس نے مجھے سمجھایا، اور میرے ساتھ گفتگو کی، اور کہا، اے دانی ایل، میں اب تجھے دانائی اور فہم دینے کے لیے آیا ہوں۔ تیری التجاؤں کے آغاز ہی میں حکم صادر ہوا، اور میں تجھے آگاہ کرنے آیا ہوں، کیونکہ تو نہایت محبوب ہے؛ پس اس بات کو سمجھ، اور رویا پر غور کر۔ دانی ایل ۹:۲۲، ۲۳۔

دانیال کو جس "سمجھ" کی ضرورت تھی، اس کے لیے جبرائیل نے اسے ہدایت کی کہ وہ "معاملہ" بھی سمجھے اور "رویا" بھی۔ "معاملہ" مقدس اور لشکر کو پامال کیے جانے کی رویا تھی، اور "رویا" 22 اکتوبر، 1844 کے ظہور کی رویا تھی۔ سسٹر وائٹ بھی انہی دو رویاؤں پر زور دیتی ہیں جب وہ ہمیں بتاتی ہیں کہ دانیال ستر سالہ اسیری اور دو ہزار تین سو سال کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ستر سال وہ تھے جنہیں جبرائیل نے "معاملہ" کے طور پر شناخت کیا، اور "رویا" دو ہزار تین سو سال کی مدت تھی۔ جب جبرائیل دو ہزار تین سو سال کی تعبیر فراہم کرتا ہے تو دانیال آخری ایام کے "دانشمندوں" کی نمائندگی کرتا ہے۔ جبرائیل کی تعبیر میں "دانشمند" "معاملہ" اور "رویا" دونوں کو پہچانتے ہیں؛ بدکار سمجھ نہیں پاتے۔ ملرائٹس نے "معاملہ" اور "رویا" کو سمجھا، مگر صرف محدود انداز میں۔

چار سو نوے برس کی مدت آزمائش وہ دور تھا جو احبار باب پچیس اور چھبیس میں پیش کردہ "سات گنا" کے عہد کے خلاف چار سو نوے برس کی بغاوت پر مبنی تھا۔ ستر برس کی اسیری اُن تمام برسوں کا مجموعہ تھی جن میں زمین کو اپنے آرام سے لطف اندوز ہونے کی اجازت نہ دی گئی تھی۔

وہ ہفتہ جس میں مسیح نے بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کی، اُس کے عہد کے جھگڑے کی ایک مثال تھا، جیسا کہ بارہ سو ساٹھ دنوں کے دو ادوار سے یہ بات نمایاں کی گئی تھی۔ وہ نبوی ہفتہ صلیب کے ذریعے تقسیم کیا گیا تھا، جو خدا کی مہر کی علامت ہے۔

زندہ خدا کی مہر کیا ہے، جو اُس کے لوگوں کی پیشانیوں پر لگائی جاتی ہے؟ یہ ایک نشان ہے جیسے فرشتے پڑھ سکتے ہیں، لیکن انسانی آنکھیں نہیں؛ کیونکہ ہلاک کرنے والے فرشتے کے لیے اس فدیہ کے نشان کو دیکھنا ضروری ہے۔ دانشمند ذہن نے خداوند کے گود لیے ہوئے بیٹوں اور بیٹیوں میں کلوری کے صلیب کی علامت دیکھی ہے۔ خدا کی شریعت کی خلاف ورزی کا گناہ دور کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے عروسی لباس پہن رکھا ہے، اور وہ خدا کے تمام احکام کے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔ مینوسکرپٹ ریلیز، جلد 21، 52۔

وہ ہفتہ بارہ سو ساٹھ سالہ دو ادوار کی علامت تھا، جو 538 کے اتوار کے قانون (نشان حیوان) پر تقسیم ہوئے تھے؛ ان میں پہلے بت پرستی اور پھر پاپائیت نے مقدس مقام اور لشکر کو پامال کیا۔ بارہ سو ساٹھ دن تک، مسیح نے اپنی گواہی دی، پھر مزید بارہ سو ساٹھ دن تک مسیح نے یہی گواہی اپنے شاگردوں کے ذریعے دی۔ بارہ سو ساٹھ سال تک، شیطان نے اپنی گواہی بت پرستی کے ذریعے دی، اور پھر مزید بارہ سو ساٹھ سال تک شیطان نے اپنی گواہی پاپائیت کے ذریعے دی۔

وہ عہد، جو قدیم اسرائیل کی نافرمانی کے باعث خدا کا 'جھگڑا' بن گیا، کتاب احبار کے باب پچیس میں بیان کیا گیا تھا؛ اس میں زمین کو آرام دینے اور اُس یوبیل کا حکم درج تھا جو ہر انچاسواں سال منایا جانا تھا۔

اور خداوند نے کوہ سینا پر موسیٰ سے فرمایا: بنی اسرائیل سے کہہ اور ان سے یہ کہنا، جب تم اس ملک میں پہنچو جسے میں تمہیں دیتا ہوں، تو زمین خداوند کے لئے سبت رکھے گی۔ چھ برس تو اپنا کھیت بوئے گا اور چھ برس اپنا تاکستان چھانٹے گا اور اس کا پھل اکٹھا کرے گا؛ لیکن ساتویں برس زمین کے لئے آرام کا سبت ہوگا، خداوند کے لئے سبت؛ نہ تو اپنا کھیت بوئے گا اور نہ اپنا تاکستان چھانٹے گا۔ جو کچھ تیری فصل میں سے خود رو اُگ آئے اسے تو نہ کاٹے گا، اور نہ اپنے بچھٹے تاک کے انگور جمع کرے گا؛ کیونکہ یہ زمین کے لئے آرام کا سال ہے۔ اور زمین کے سبت کی پیداوار تمہارے لئے خوراک ہوگی؛ تیرے لئے، اور تیرے خادم کے لئے، اور تیری کنیز کے لئے، اور تیرے اجرتی مزدور کے لئے، اور اس پردیسی کے لئے جو تیرے ساتھ مقیم ہے، اور تیرے مویشیوں کے لئے اور تیرے ملک کے وحشی جانوروں کے لئے؛ اس کی ساری پیداوار خوراک ہوگی۔ اور تو اپنے لئے برسوں کے سات سبت گن، یعنی سات گنا سات برس؛ پس برسوں کے سات سبت کی میعاد تیرے لئے انچاس برس ہوگی۔ تب تو ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو یوبیل کا صور پھروانا؛ یوم کفارہ کے دن تم اپنے سارے ملک میں صور بجاؤ۔ اور تم پچاسویں برس کو مقدس ٹھہراؤ، اور سارے ملک میں اس کے سب رینے والوں کے لئے آزادی کا اعلان کرو: وہ تمہارے لئے یوبیل ہوگا؛ اور تم میں سے ہر شخص اپنی ملکیت کی طرف لوٹے، اور ہر شخص اپنے خاندان کی طرف لوٹے۔ وہ پچاسویں برس تمہارے لئے یوبیل ہوگا؛ نہ تم بوؤ گے، نہ اس میں خود بخود اُگ آنے والی چیز کی کٹائی کرو گے، اور نہ اس میں اپنے بچھٹے تاک کے انگور جمع کرو گے۔ کیونکہ یہ یوبیل ہے؛ یہ تمہارے لئے مقدس ہوگا؛ تم اس کی پیداوار کھیت ہی سے کھاؤ گے۔ اس یوبیل کے سال میں تم میں سے ہر شخص اپنی ملکیت کی طرف لوٹے۔ احبار 1:25-13۔

دو ہزار تین سو سالہ پیشگوئی کی پہلی مدت، اسی طرح جیسے وہ ہفتہ جس میں مسیح نے عہد کی تصدیق کی، اور چار سو نوے سال، براہ راست احبار کے ابواب پچیس اور چھبیس کے 'سات گنا' سے متعلق ہے۔

پس جان لو اور سمجھ لو کہ یروشلیم کو بحال کرنے اور تعمیر کرنے کے حکم کے صادر ہونے سے لے کر مسیح رئیس تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے: گلی پھر سے تعمیر کی جائے گی اور فصیل بھی، حتیٰ کہ مصیبت کے دنوں میں۔ دانی ایل ۹:۲

۴۵۷ قبل مسیح سے شروع ہونے والے انتہر ہفتے آپ کو مسیح کے بیتسمہ تک، اور اس ہفتے کے آغاز تک بھی لے جاتے ہیں جس میں اُس نے عہد کی توثیق کی، جو خدا کے "جھگڑے" کا عہد تھا۔ لیکن ہفتوں کا ایک ہفتہ (انچاس سال) تھا، جسے عبارت "سات ہفتے، اور باسٹھ ہفتے" کے ذریعے انتہر ہفتوں سے الگ کیا گیا تھا۔ ۴۵۷ قبل مسیح سے آغاز کرتے ہوئے، انچاس سال ہونے تھے، جو کتاب احبار کے باب پچیس کے عہد اور جشن یوبیل کی طرف ایک واضح اشارہ تھا۔ وہ انچاس سال نہ صرف یوبیل کے ادوار کی علامت تھے بلکہ پنتیکست کی بھی، جو عید ہفتوں کے انچاس دنوں کے بعد آنے والا پچاسویں دن ہے۔

دو ہزار تین سو سال کے پہلے انچاس سال، چار سو نوے سال، اور وہ ہفتہ جب عہد کی توثیق ہوئی، یہ سب براہ راست دو ہزار پانچ سو بیس سال سے مربوط ہیں، جنہیں احبار باب چھبیس میں 'سات گنا' کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دو ہزار تین سو سالہ پیشگوئی کا ہر جزو براہ راست 'سات گنا' سے وابستہ ہے، جسے ایڈونٹ ازم نے 1863 میں ایک طرف رکھ کر رد کر دیا۔ 'سات گنا' عہد یوبیل کی ایک علامت ہے، اور اسی وجہ سے یہ بھی قابل توجہ ہے کہ جب 22 اکتوبر 1844 کو دو ہزار تین سو سال ختم ہوئے، تو اسی دن دو ہزار پانچ سو بیس سال بھی ختم ہو گئے، کیونکہ موسیٰ نے احبار باب پچیس میں لکھا ہے:

اور تو اپنے لیے سالوں کے سات سات سبت گن، یعنی سات بار سات سال؛ اور سالوں کے ان سات سبتوں کی مدت تیرے لیے انچاس برس ہوگی۔ پھر ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو، کفارے کے دن، تم اپنے سارے ملک میں یوبیل کا نرسنگا بجواؤ۔ احبار 25:8، 9

دو ہزار تین سو سال کے اندر ہر نبوتی مدت کا احبار 26 کے "سات گنا" سے براہ راست تعلق ہے، اور اس میں وہ دن بھی شامل ہے جب دونوں نبوتی مدتیں ختم ہوئیں۔ ابتدائی انچاس سال یروشلم کی ازسر نو تعمیر اور بحالی کے اس کام کی نشاندہی کرتے تھے جو اس وقت تک تکمیل کو پہنچنا تھا جب خدا کے لوگ بابل سے نکل آئے۔ ہیکل تیسرا فرمان جاری ہونے سے پہلے ہی مکمل ہو چکا تھا، اسی طرح میلراثوں کا ہیکل بھی تیسرے فرشتے کی آمد سے پہلے مکمل ہو گیا تھا۔ تاہم 457 قبل مسیح کے بعد بھی "گلی" کو دوبارہ بنانا اور "فصیل" کو بھی، "بلکہ مصیبت کے وقتوں میں" تعمیر کرنا ابھی باقی تھا۔ الفا اور اومیگا ہونے کے ناطے، یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز کے ساتھ واضح کرتا ہے، اور 22 اکتوبر 1844 کے بعد، میلراثوں کو "گلی" اور "فصیل" کو "مصیبت کے وقتوں میں" مکمل کرنا تھا۔

سسٹر واٹ یروشلم کے گرد حقیقی حفاظتی دیوار کو خدا کی شریعت کی علامت قرار دیتی ہیں، اور 22 اکتوبر 1844 کے فوراً بعد اہل ایمان کو آسمانی مقدس میں لے جایا گیا اور انہوں نے خدا کی شریعت (دیوار) کو پہچانا۔ خدا کی شریعت، بشمول سبت، کو پہچاننے کے لیے ملراثوں کو قدیم اسرائیل کے عہد کی طرف واپس لے جایا گیا۔ حقیقی "گلی" کی بحالی وہی بحالی ہے جو روحانی طور پر اس وقت عمل میں آئی جب ملراثوں یرمیاہ کے "پرانے راستوں" کی طرف لوٹے۔ وہ "پیشانی کے زمانے" جو اس مدت میں ہونے تھے جب دیوار اور گلی قائم کی گئیں، 1844 کے بعد واقع ہونے تھے، اور وہ خانہ جنگی جو اس وقت قریب آ رہی تھی اور اسی تاریخی دور میں جلد شروع ہونے والی تھی، انہی پیشانی کے زمانوں کی نمائندگی کرتی تھی۔

اگر وہ وفادار رہتے تو یوبیل کے علامتی پچاسویں سال تک پہنچ جاتے (جہاں غلام آزاد کیے جاتے ہیں)، جس کی نمائندگی پنتکوسٹ کے پچاسویں دن نے بھی کی تھی (جہاں آزادی کا پیغام تمام دنیا تک پہنچتا ہے)۔ لیکن 1844 کے بعد اکثریت نے سبت کی روشنی کی مخالفت کی، اور 1863 میں انہوں نے موسیٰ کے پیغام ("سات گنا") کو بھی رد کر دیا، جسے ایلیا (ولیم ملر) کے ذریعے ان تک پہنچایا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، انہوں نے "راہ" (قدیم راہیں) سے منہ موڑ لیا جسے انہیں بحال کرنا اور اسی پر چلنا تھا۔

یسوع ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انجام کو واضح کرتا ہے، اور جب آخری دنوں میں دس کنواریوں کی تمثیل دوبارہ دہرائی جائے گی، تو یروشلم کی بحالی کا کام پھر سے پورا کیا جائے گا۔ "گلی اور فصیل" "مصیبت کے زمانوں" میں تعمیر کی جائیں گی۔ ہم اب انہی مصیبت کے زمانوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ 22 اکتوبر، 1844ء جلد آنے والے اتوار کے قانون کی علامت ہے، لہذا جب مکاشفہ گیارہ کی "بڑے زلزلے کی گھڑی" آئے گی، تو گلی اور فصیل مصیبت کے زمانوں میں تعمیر کی جائیں گی۔ اب ہم ان مصیبت کے زمانوں کو اسلام کی بڑھتی ہوئی جنگ آرائی سے پیدا ہونے والے "قوموں کے غضبناک ہونے" کے طور پر شناخت کریں گے۔

جب وہ "مصیبت کے وقت" کے بارے میں جو پہلے لکھا گیا تھا اس کی وضاحت کر رہی تھی، اس نے ایک ایسی تشریح پیش کی جو کتاب "Writings" "Writings" میں درج ہے۔

1. صفحہ 33 پر درج ذیل عبارت دی گئی ہے: 'میں نے دیکھا کہ مقدس سبت خدا کے حقیقی اسرائیل اور ایمانوں کے درمیان جدائی کی دیوار ہے اور یہ کہ سبت وہ عظیم مسئلہ ہے جو خدا کے عزیز، منتظر مقدسین کے دلوں کو متحد کرے گا۔ میں نے دیکھا کہ خدا کے ایسے بچے ہیں جو سبت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور اس کی پابندی نہیں کرتے۔ انہوں نے اس پر موجود روشنی کو رد نہیں کیا۔ اور مصیبت کے زمانے کے آغاز میں، جب ہم نکلے اور سبت کی زیادہ مکمل منادی کی، تو ہم روح القدس سے معمور ہو گئے۔'

"یہ رویا 1847 میں دی گئی تھی جب ظہور کے منتظر بھائیوں میں سے بس بہت ہی کم لوگ سبت کی پابندی کرتے تھے، اور ان میں سے بھی بس چند یہ سمجھتے تھے کہ اس کی پابندی اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ خدا کے لوگوں اور بے ایمانوں کے درمیان ایک لکیر کھینچ دے۔ اب اس رویا کی تکمیل نظر آنا شروع ہو گئی ہے۔ یہاں جس 'اس مصیبت کے زمانے کے آغاز' کا ذکر ہے، اس سے مراد وہ وقت نہیں جب بلائیں انڈیلی جانے لگیں گی، بلکہ ان کے انڈیلے جانے سے ذرا پہلے کا ایک مختصر عرصہ مراد ہے، جب مسیح مقدس میں ہوں گے۔ اسی وقت، جب نجات کا کام اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آتی جائے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس قدر روکے رکھا جائے گا کہ وہ تیسرے فرشتہ کے کام میں رکاوٹ نہ ڈال سکیں۔ اسی وقت 'پچھلی بارش'، یا خداوند کے حضور سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتہ کی بلند آواز کو قوت دے، اور مقدسین کو اس عرصے میں قائم رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری بلائیں انڈیلی جائیں گی۔" ابتدائی تحریرات، 85۔

ایک 'مختصر مدت' ہے، جو مہلت کے خاتمے سے پہلے آتی ہے، جب 'قومیں غضبناک ہوں گی، مگر قابو میں رکھی جائیں گی'۔ اسی وقت 'آخری بارش' آتی ہے۔ 'قوموں کے غضبناک ہونے' ایک علامت ہے جس کی نشاندہی مکاشفہ باب گیارہ میں کی گئی ہے۔

اور قومیں غضبناک ہوئیں، اور تیرا غضب آ پہنچا، اور مردوں کا وقت بھی آ گیا کہ اُن کا انصاف کیا جائے، اور یہ کہ تو اپنے خادم نبیوں کو اور مقدسوں کو اور تیرے نام سے ڈرنے والوں کو، چھوٹے اور بڑے، اجر دے؛ اور اُن کو ہلاک کرے جو زمین کو ہلاک کرتے ہیں۔ مکاشفہ 11:18۔

سسٹر وائٹ اس آیت پر تبصرہ کرتی ہیں۔

میں نے دیکھا کہ قوموں کا غضب، خدا کا غضب، اور مردوں کا فیصلہ کرنے کا وقت الگ الگ اور ممتاز تھے، ایک کے بعد دوسرا، اور یہ بھی کہ میکائیل ابھی اُٹھ کھڑا نہیں ہوا تھا، اور ایسی مصیبت کا وقت، جیسی کبھی نہ ہوئی، ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ قومیں اب غضبناک ہو رہی ہیں، لیکن جب ہمارا سردار کاہن مقدس میں اپنی خدمت ختم کر لے گا تو وہ اُٹھ کھڑا ہوگا، لباس انتقام پہن لے گا، اور پھر آخری سات بلائیں انڈیلی جائیں گی۔

"میں نے دیکھا کہ چار فرشتے چار ہواؤں کو روکے رکھیں گے جب تک کہ مقدس میں یسوع کا کام پورا نہ ہو جائے، اور پھر آخری سات آفتیں آئیں گی۔" ابتدائی تحریرات، 36۔

"قوموں کے غضبناک ہونے" کا وقوع مہلت کے ختم ہونے سے بالکل پہلے ہوتا ہے، کیونکہ اس کے بعد "خدا کا غضب" آتا ہے۔ "خدا کا غضب" اس وقت واقع ہوتا ہے جب مہلت ختم ہو جاتی ہے، اور "مردوں کا انصاف کرنے کا وقت" سے مراد وہ عدالت ہے جو ہزار سالہ مدت کے دوران ہوتی ہے، نہ کہ اُس مردوں کی عدالت جو 1844 میں شروع ہوئی تھی۔

اور میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترتا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اور اُس نے اُس اڑدے کو، یعنی اُس پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے، پکڑ لیا اور اُسے ہزار برس کے لیے باندھ دیا، اور اُسے اتھاہ گڑھے میں پھینکا اور بند کر دیا اور اُس پر مہر کر دی تاکہ وہ اب قوموں کو گمراہ نہ کرے جب تک کہ ہزار برس پورے نہ ہو جائیں؛ اور اس کے بعد لازم ہے کہ اسے تھوڑی مدت کے لیے چھوڑا جائے۔ اور میں نے تخت دیکھے اور وہ ان پر بیٹھے، اور انہیں عدالت کرنے کا اختیار دیا گیا؛ اور میں نے اُن کی ارواح دیکھیں جن کے سر یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کے سبب سے قلم کیے گئے تھے، اور جنہوں نے نہ حیوان کی پرستش کی تھی، نہ اُس کی مورت کی، اور نہ اپنی پیشانیوں پر اور نہ اپنے ہاتھوں میں اُس کا نشان لیا تھا؛ اور وہ زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کی۔ مکاشفہ 4-20:1۔

وہ فیصلہ جو مقدسین کو "سونپا گیا" ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہزار سالہ دور کے دوران بدکاروں پر فیصلہ کریں گے، نہ کہ مقدسین پر فیصلہ کیا جائے گا۔

پہلے اور دوسرے جی اٹھنے کے درمیان کے ہزار برس کے دوران بدکاروں کی عدالت ہوتی ہے۔ رسول پولس اس عدالت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو دوسری آمد کے بعد پیش آئے گا: 'وقت سے پہلے کچھ بھی فیصلہ نہ کرو، جب تک خداوند نہ آئے، جو تاریکی کی پوشیدہ باتوں کو بھی روشنی میں لائے گا اور دلوں کے مشوروں کو ظاہر کرے گا۔' 1 کرنتھیوں 4:5۔ دانی ایل بیان کرتا ہے کہ جب قدیم الایام آیا تو 'عدالت خدا تعالیٰ کے مقدسین کو دے دی گئی۔' دانی ایل 7:22۔ اسی وقت راستباز خدا کے حضور بادشاہوں اور کاہنوں کی حیثیت سے سلطنت کرتے ہیں۔ یوحنا مکاشفہ میں کہتا ہے: 'میں نے تخت دیکھا، اور وہ ان پر بیٹھے، اور عدالت انہیں دے دی گئی۔' وہ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اور اس کے ساتھ ہزار برس تک سلطنت کریں گے۔' مکاشفہ 6، 20:4، 6۔ اسی زمانہ میں، جیسا کہ پولس نے فرمایا، 'مقدسین دنیا کی عدالت کریں گے۔' 1 کرنتھیوں 6:2۔ مسیح کے ساتھ اتحاد میں وہ بدکاروں کا انصاف کرتے ہیں، ان کے اعمال کو قانون کی کتاب، یعنی بائبل، کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں، اور ہر مقدمے کا فیصلہ جسم میں کیے گئے کاموں کے مطابق کرتے ہیں۔ پھر بدکاروں کو ان کے اعمال کے مطابق جو حصہ بھگتنا لازم ہے، وہ ناپ تول کر ٹھہرایا جاتا ہے؛ اور کتاب موت میں ان کے ناموں کے مقابل درج کر دیا جاتا ہے۔

شیطان اور شریر فرشتوں کا بھی انصاف مسیح اور اُس کے لوگ کریں گے۔ پولس کہتا ہے: 'کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے؟' آیت 3۔ اور یہوداہ بیان کرتا ہے کہ 'جن فرشتوں نے اپنی پہلی حالت قائم نہ رکھی بلکہ اپنا مسکن چھوڑ دیا، انہیں اُس نے بڑے دن کی عدالت تک اندھیرے میں ابدی زنجیروں میں محفوظ رکھا ہے۔' یہوداہ 6۔

ہزار برس کے اختتام پر دوسرا جی اٹھنا واقع ہوگا۔ پھر شریر مردوں میں سے زندہ کیے جائیں گے اور 'لکھے ہوئے انصاف' کے نفاذ کے لیے خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ چنانچہ مکاشفہ نگار راستبازوں کے جی اٹھنے کا بیان کرنے کے بعد کہتا ہے: 'اور باقی مردے جب تک ہزار برس پورے نہ ہو گئے جیتے نہ رہے۔' مکاشفہ 20:5۔ اور اشعیاء شریروں کے بارے میں فرماتا ہے: 'وہ اسی طرح جمع کیے جائیں گے جس طرح قیدی گڑھے میں جمع کیے جاتے ہیں، اور وہ قید خانہ میں بند کیے جائیں گے، اور بہت سے دنوں کے بعد اُن کی خبر لی جائے گی۔' اشعیاء 24:22۔ 660, 661۔ The Great Controversy.

پس یہ واضح ہے کہ "قوموں کے غضبناک ہونے" سے مراد وہ "ابتلاؤں کے زمانے" ہیں جو "آزمائش کی مہلت" ختم ہونے سے پہلے دنیا پر آتے ہیں، اور جب "قومیں غضبناک ہوتی ہیں،" تو انہیں بیک وقت "قابو میں رکھا جاتا ہے۔"

میں نے دیکھا کہ قوموں کا غضب، خدا کا قہر، اور مردوں کا انصاف کرنے کا وقت ایک دوسرے سے الگ اور متمایز تھے، اور یہ سب یکے بعد دیگرے پیش آتے تھے۔ ابتدائی تحریرات، 36۔

جب "قومیں غضبناک ہو جاتی ہیں"، تو آخری بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے۔

اس وقت، جبکہ نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آئے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس حد تک قابو میں رکھا جائے گا کہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اسی وقت 'پچھلی بارش'، یا خداوند کی حضوری سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور قدیسوں کو اس زمانے میں کھڑے رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری آفتیں انڈیلی جائیں گی۔ ابتدائی تحریریں، 85۔

ایک وقت ایسا آتا ہے جب "اقوام غضبناک ہوتی ہیں"، لیکن بیک وقت وہ "قابو میں رکھی جاتی ہیں"۔ تب مسیح اپنے جلال کی بادشاہی قائم کرتا ہے، کیونکہ وہ اپنی بادشاہی آخری بارش کے زمانے میں قائم کرتا ہے۔

”پچھلی بارش اُن لوگوں پر آ رہی ہے جو پاک ہیں—تب سب اُسے پہلے کی طرح حاصل کریں گے۔“  
جب چار فرشتے چھوڑ دیں گے، مسیح اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ آخری بارش صرف اُنہی کو ملے گی جو اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اسپالڈنگ اور میگن، ۳۔

ابتدائی تحریروں کی دو سابقہ عبارتیں واضح کرتی ہیں کہ جب قومیں غضبناک ہوتی ہیں اور بیک وقت "روک کر رکھی جاتی ہیں" تو چار فرشتے چار ہواؤں کو روکے رکھتے ہیں۔ لہذا قوموں کے غضب کو "چار ہوائیں" قرار دیا گیا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ جس وقت چار فرشتے غضبناک قوموں کو قابو میں رکھے ہوئے ہوں گے، اسی وقت آخری بارش نازل ہوگی۔ وہ زمانہ جو آخری بارش کے نزول سے شروع ہوتا ہے—جو وہی وقت ہے جب قومیں غضبناک ہیں مگر قابو میں رکھی گئی ہیں—اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک میخائیل کھڑا نہ ہو جائے اور انسانی مہلت ختم نہ ہو جائے۔ یہ زمانہ وہ ہے جب نجات بند ہو رہی ہوتی ہے، اور اسی لیے قدس الاقداس میں مسیح کے آخری کام کی نمائندگی کرتا ہے، یعنی وہ وقت جب وہ یا تو انسانوں کے گناہ مٹا رہا ہوتا ہے یا ان کے نام عدالت کی کتابوں سے حذف کر رہا ہوتا ہے۔ وہی زمانہ، جب فرشتے چار ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا زمانہ ہے۔

تیسرے افسوس کا اسلام وہ قوت ہے جو "قوموں کو غضبناک کرتی ہے"، اور تیسرا افسوس 11 ستمبر 2001 کو آ گیا، لیکن اسلام کو فوراً "قابو میں رکھا گیا"۔ "مشرقی ہوا" اسلام کی علامت ہے، اور یسعیاہ "مشرقی ہوا" کو "سخت ہوا" قرار دیتا ہے، جسے خدا "روک دیتا ہے"۔ اسلام کی جنگ کو بار بار ایک درد زہ میں مبتلا عورت کے طور پر دکھایا گیا ہے، کیونکہ یہ ایک بڑھتی ہوئی جنگ ہے جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، جب مکاشفہ اٹھارہ کا قوی فرشتہ نازل ہوا، جس کی نشاندہی نیو یارک شہر کی بلند و بالا عمارتوں کے گرا دیے جانے سے ہوئی۔

”کیا اب یہ بات پھیل رہی ہے کہ میں نے اعلان کیا ہے کہ نیو یارک ایک مدی موج کے ذریعے بہا دیا جائے گا؟ یہ میں نے کبھی نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب میں وہاں بلند و بالا عمارتوں کو، منزل پر منزل اٹھتے ہوئے، دیکھتی تھی، تو میں نے کہا: 'کتنے ہولناک مناظر رونما ہوں گے جب خداوند زمین کو نہایت زور سے ہلانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوگا! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کے اٹھارویں باب کا پورا مضمون اس بات کی تنبیہ ہے کہ زمین پر کیا آنے والا ہے۔ لیکن نیو یارک کے بارے میں خاص طور پر کیا آنے والا ہے، اس بابت مجھے کوئی مخصوص نور نہیں ملا، سوائے اس کے کہ میں جانتی ہوں کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے اٹنے پلٹنے سے ڈھا دی جائیں گی۔ مجھے دی گئی روشنی سے میں جانتی ہوں کہ دنیا میں ہلاکت ہے۔ خداوند کا ایک ہی کلمہ، اس کی عظیم قدرت کا ایک ہی لمس، اور یہ عظیم الشان ڈھانچے گر پڑیں گے۔ ایسے مناظر رونما ہوں گے جن کی ہولناکی کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔“ Review and Herald, July 5, 1906

1843 اور 1850 کے چارٹوں میں اسلام کو "جنگی گھوڑوں" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مکاشفہ کے نویں باب میں، جہاں پہلی اور دوسری بلا کے ضمن میں اسلام کو بیان کیا گیا ہے، اسلام کے کردار کی شناخت اسلام کے بادشاہ کے نام سے کی گئی ہے۔

اور اُن پر ایک بادشاہ تھا جو اتھاہ گڑھے کا فرشتہ ہے، جس کا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپولیون ہے۔ مکاشفہ 9:11

وہ آیت، جو باب نو کی آیت گیارہ ہے، پیشین گوئی کے طور پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ چلے عہد قدیم (عبرانی) میں بیان ہو یا عہد جدید (یونانی) میں، اسلام کا کردار ابادون یا اپولیون ہے۔ دونوں ناموں کا مطلب "تباہی اور موت" ہے۔

فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جنہیں ایک غضب ناک گھوڑے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو چھوٹ کر نکلنے اور ساری زمین کی سطح پر دوڑ پڑنے کا خواہاں ہے، اپنی راہ میں تباہی اور موت لیے ہوئے۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 20، 217۔

چار ہوائیں بائبل کی پیشگوئی کے اس غضب ناک گھوڑے کی مانند ہیں جو بندھن توڑ کر آزاد ہونے کی کوشش میں ہے۔ اس غضب ناک گھوڑے کی پیشگوئی کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مقید ہے، مگر وہ بندھن توڑ کر آزاد ہونے اور ساری زمین پر "تباہی اور موت" لے آنے کی کوشش میں ہے۔ ہم اگلے مضمون میں ان موضوعات پر بات جاری رکھیں گے۔

"اے کاش خدا کی قوم کو ہزاروں شہروں کی قریب الوقوع تباہی کا احساس ہوتا، جو اب تقریباً بت پرستی میں ڈوب چکے ہیں! لیکن جنہیں حق کا اعلان کرنا چاہیے ان میں سے بہت سے اپنے بھائیوں پر الزام تراشی اور انہیں مجرم ٹھہرانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جب خدا کی تبدیلی بخش قدرت اذہان پر نازل ہوگی تو ایک واضح تبدیلی آئے گی۔ لوگوں میں عیب جوئی اور دوسروں کو گرانے کی کوئی رغبت نہ رہے گی۔ وہ ایسی رکاوٹ بن کر کھڑے نہ ہوں گے جو روشنی کو دنیا پر چمکنے سے روکے۔ ان کی تنقید، ان کی الزام تراشی ختم ہو جائے گی۔ دشمن کی طاقتیں جنگ کے لیے صف آرا ہو رہی ہیں۔ کڑے معرکے ہمارے سامنے ہیں۔ آپس میں قریب آؤ، میرے بھائیو اور بہنو، آپس میں قریب آؤ۔ مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو جاؤ۔ تم نہ کہو، سازش، ... نہ تم ان کے ڈر سے ڈرو اور نہ گھبراؤ۔ رب الافواج کو خود مقدس جانو؛ اسی سے ڈرو اور اسی سے ہیبت کھاؤ۔ اور وہ ایک مقدس پناہ گاہ ہوگا؛ لیکن اسرائیل کے دونوں گھروں کے لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھوکر کی چٹان، اور یروشلیم کے باشندوں کے لیے پھندا اور دام ہوگا۔ اور ان میں سے بہت سے ٹھوکر کھائیں گے، اور گریں گے، اور ٹوٹ جائیں گے، اور پھنسیں گے، اور پکڑے جائیں گے۔"

دنیا ایک اسٹیج ہے۔ اداکار، یعنی اس کے باشندے، عظیم آخری ڈرامے میں اپنا کردار ادا کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ خدا نظروں سے اوجھل ہے۔ بنی نوع انسان کی بڑی اکثریت میں کوئی اتحاد نہیں، سوائے اس کے کہ لوگ اپنے خود غرضانہ مقاصد پورے کرنے کے لیے آپس میں اتحاد باندھ لیتے ہیں۔ خدا دیکھ رہا ہے۔ اپنے نافرمان بندوں کے بارے میں اس کے مقاصد پورے ہو کر رہیں گے۔ اگرچہ خدا کچھ مدت کے لیے انتشار اور بد نظمی کے عناصر کو غالب آنے کی اجازت دے رہا ہے، مگر دنیا انسانوں کے ہاتھوں میں نہیں دے دی گئی۔ نیچے کی طرف سے آنے والی ایک طاقت ڈرامے کے آخری عظیم مناظر برپا کرنے کے لیے کام کر رہی ہے—شیطان مسیح بن کر آ رہا ہے، اور ہر طرح کی ناراستی کی فریب کاریوں کے ساتھ ان میں کام کر رہا ہے جو خفیہ انجمنوں میں اپنے آپ کو باہم باندھ رہے ہیں۔ جو لوگ اتحاد کے جنون کے آگے جھک رہے ہیں وہ دشمن کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ سبب کے بعد اثر آئے گا۔

نافرمانی تقریباً اپنی حد کو پہنچ چکی ہے۔ دنیا میں افراتفری چھائی ہوئی ہے، اور بہت جلد انسانوں پر ایک بڑی دہشت طاری ہونے والی ہے۔ انجام بہت قریب ہے۔ ہم جو سچائی سے واقف ہیں، ہمیں اس کے لیے تیاری کرنی چاہیے جو بہت جلد دنیا پر انتہائی حیران کن طور پر ٹوٹ پڑنے والا ہے۔ ریویو اینڈ پیرلڈ، 10 ستمبر 1903ء